سیرت وسوانح

حافظ ابن عبدالبرّ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ

——— عبدالرشید عراقی ———

حافظ ابن عبدالبر کی عظمت شان اور علمی کمالات کا تمام ائمہ فن' ارباب سیر' تذکرہ نگار اور ان کے معاصرین نے اعتراف کیا ہے۔ اور ان کے علم و فضل' حفظ و ضبط' عدالت وثقاہت' امانت ودیانت اور تمام علوم اسلامیہ میں ان کے جامع ہونے کا محدثین کرام اور ائمہ عظام کا اتفاق ہے۔ حافظ ذہبی نے احدالاعلام کے الفاظ سے یاد کیا ہے[(۱)] ابن عماد حنبلی نے علامۃ العلم لکھا ہے[(۲)] علامہ سمعانی نے ان کو جلیل القدر امام فاضل کا لقب عطا کیا ہے[(۳)]۔ حضرت شاہ عبدالعزیز لکھتے ہیں کہ حافظ ابن عبدالبر قرطبیؒ بلاد مغرب کے کبار علماء میں سے تھے۔ ان کا علمی پایہ امام بیہقی اور امام ابن حزم رحمہما اللہ تعالیٰ سے کمتر نہیں تھا اور وہ اپنے علمی کمالات کی وجہ سے مرجع انام' یگانہ روزگار' اور امام وقت سمجھے جاتے تھے۔[(۴)]

ولادت : ابن عبدالبر کی ولادت ۲۵ ربیع الآخر ۳۶۸ھ کو اندلس کے پایۂ تخت قرطبہ میں ہوئی[(۵)]۔ ان کا شجرہ نسب یہ ہے : یوسف بن عبداللہ بن محمد بن عبدالبر بن عاصم[(۶)]۔

خاندان : ابن عبدالبر کا تعلق قرطبہ کے قبیلہ تمرین سے تھا۔ ان کے والد امام ابو محمد عبداللہ کا شمار قرطبہ کے ممتاز علماء وفضلاء میں ہوتا تھا اور ان کو شعروادب سے اچھا ذوق اور شغف تھا۔ ابن عبدالبر کی نشوونما اسی صاحب کمال باپ کی آغوش میں ہوئی تھی۔[(۷)]

اساتذہ وتلامذہ : حافظ ابن عبدالبر نے جن اساتذہ سے استفادہ کیا ان کی مکمل فہرست حافظ ذہبی اور علامہ ابن فرحون نے اپنی اپنی کتابوں میں درج کی ہے اور اسی طرح ان کے تلامذہ کی فہرست بھی درج کی ہے۔[(۸)]

تحصیل تعلیم : حافظ ابن عبدالبر کے بارے میں اہل سیر اور تذکرہ نگاروں نے تصریح

کی ہے کہ انہوں نے علمائے اندلس سے ہی اکتساب فیض کیا۔ اندلس سے باہر تشریف نہیں لے گئے۔ (۹)

علم و فضل : حافظ ابن عبدالبر کے علم و فضل اور صاحب کمال ہونے پر علمائے فن کا اتفاق ہے۔ ان کے حفظ و ضبط' عدالت و ثقاہت اور اتقان میں بلند مرتبہ ہونے کا علمائے فن اور ان کے معاصرین نے اعتراف کیا ہے۔ ارباب سیر نے ان کو حافظ اندلس کا لقب عطا کیا ہے۔ ابن فرحون نے لکھا ہے کہ اندلس کی سرزمین میں وہ سنن ماثورہ کے سب سے بڑے حافظ تھے (۱۰)۔ اہل سیر نے ابن فرحون کے اس قول کی توثیق کی ہے۔

حدیث اور اُس کے متعلقات میں ان کو کمال حاصل تھا۔ گو ان کو تمام علوم اسلامیہ میں درک حاصل تھا لیکن حدیث و رجال میں ان کو خاص امتیاز حاصل تھا۔ بقول علامہ ابن خلکان وہ حدیث و اثر کے حافظ اور امام عصر تھے (۱۱)۔ حافظ ذہبی لکھتے ہیں کہ عبدالبر علم حدیث و رجال کے ممتاز عالم تھے۔ (۱۲)

حافظ ابن عبدالبر رجال اور جرح و تعدیل میں یگانہ روزگار تھے اور اس فن میں ان کے صاحب کمال ہونے کا پتہ ان کی تصانیف خاص طور پر موطا امام مالک کی شروح التمہید اور کتاب الاستذکار کے مطالعہ سے ہوتا ہے۔ علامہ ابن خلکان لکھتے ہیں کہ

> حافظ ابن عبدالبر نے متن و سند کی تصحیح' مرسل و مسند کی تمیز' موصول و منقطع میں تفریق اور ضعفاء و ثقاہت میں امتیاز کر کے صحیح و سقیم کو پوری کوشش سے الگ کر دیا اور مخفی و مستور حدیثوں کا کھوج لگا کر ان کے علل کی نشاندہی اور اسقام و عیوب پر متنبہ کر دیا۔ موطا کی شروح میں سندوں کی وضاحت پر خاص توجہ کی ہے اور مرسل و منقطع اور بلاغات موطا پر لطیف بحث و کلام کیا ہے۔ (۱۳)

فقہ میں بھی ان کو کمال حاصل تھا اور اپنے فقہی کمالات کی وجہ سے مرتبہ اجتہاد پر فائز تھے۔ ائمہ فن نے ان کی فقہی بصیرت کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ وہ بلند مرتبہ فقیہ اور خلافیات کے عالم تھے۔ (۱۴)

حافظ ابن عبدالبر صرف حدیث اور فقہ میں ممتاز نہ تھے بلکہ دوسرے علوم اسلامی قراءت' تفسیر' تاریخ' انساب' ادب و لغت' سیر و اخبار میں بھی اچھی دسترس رکھتے تھے۔

حافظ ذہبی لکھتے ہیں کہ حافظ ابن عبد البر علم انساب، اخبار، ادب و معانی و بیان میں ید طولیٰ رکھتے تھے۔ (۱۵)

شعر و سخن کا بھی اچھا ذوق رکھتے تھے۔ اہل سیر نے ان کے اشعار اپنی اپنی کتابوں میں درج کئے ہیں ان کے دو شعر ہیں :

مقالة ذی نصح و ذات فوائد اذا من ذوی الالباب کان استماعها

علیکم بآثار النبی فانه من افضل اعمال الرشاد اتباعها (۱۶)

(عقل مندوں کی پُر موعظت اور فائدہ مند گفتگو کو سن لو۔ رسول اللہ ﷺ کے آثار و حدیث کی پیروی کو لازم سمجھو کیونکہ تمام اعمال رشد سے بڑھ کر اس کا اتباع ہے۔)

فقہی مذہب : حافظ ابن عبد البر فقہی مسلک میں امام مالک بن انس سے وابستہ تھے اور ان کا شمار فقہ مالکیہ کے اکابر فقہاء میں ہوتا ہے۔ لیکن وہ جامد مقلد نہ تھے، بعض مسائل میں وہ شافعیہ کے ہمنوا تھے۔ اس میلان کی وجہ سے حافظ ابن کثیر نے ان کا طبقات شافعیہ میں تذکرہ کیا ہے۔ لیکن صحیح یہ ہے کہ وہ مالکی تھے، البتہ ان میں اجتہادی بصیرت تھی اور وہ اندھی تقلید سے دور رہتے۔ (۱۷)

حافظ ابن عبد البر تمام علوم اسلامیہ کے جامع تھے۔ فقہی جامعیت اور اجتہادی بصیرت میں صاحب کمال ہونے کی بنا پر محکمہ قضاء بھی ان کے سپرد کر دیا گیا۔ چنانچہ کئی سال تک وہ عہدۂ قضاء پر متمکن رہے۔ (۱۸)

اخلاق و عادات : حافظ ابن عبد البر سیرت و اخلاق میں بھی ممتاز تھے۔ علم و فضل کی طرح ورع و تقویٰ میں بھی عدیم المثال تھے۔ اہل سیر نے ان کو صدق و دیانت، حسن عقیدہ، عفت و پاکدامنی اور اتباع سنت میں بے مثال بتایا ہے۔ حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی نے لکھا ہے کہ حافظ ابن عبد البر صدق و دیانت، حسن عقیدہ اور اتباع سنت میں بے مثال تھے۔ (۱۹)

ابتلاء و آزمائش : حافظ ابن عبد البر ابتلاء و آزمائش سے بھی دوچار ہوئے اور اس سلسلہ میں انہیں جلاوطن ہونا پڑا۔ ابن فرحون لکھتے ہیں :

رحل عن وطنه فی الفتنة فجال الغرب الاندلس (۴۰)

"فتنہ کے وقت وہ اپنے وطن سے رحلت کر کے مغربی اندلس چلے گئے"۔

وفات : حافظ ابن عبد البر نے ۹۵ سال کی عمر میں اندلس کے ایک شہر شاطبیہ میں انتقال کیا۔ سن وفات ۴۶۳ھ ہے۔ (۴۱)

تصانیف : حافظ ابن عبد البر بلند پایہ مصنف تھے۔ تصنیف و تالیف کا ان کو فطری ذوق تھا۔ تذکرہ نگاروں اور ائمہ فن نے ان کی تصانیف کی تعریف و توصیف کی ہے۔

علامہ ابن خلکان فرماتے ہیں کہ تصنیف و تالیف میں توفیق الٰہی اور تائید ایزدی ان کے شامل حال تھی (۴۲)۔ حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں کہ حافظ ابن عبد البر عمدہ اور عظیم الشان کتابوں کے مصنف تھے اور ان کی تصنیفات کو بڑی شہرت و مقبولیت حاصل ہوئی (۴۳)۔ مولانا سید ضیاء الدین اصلاحی نے ان کی ۳۲ کتابوں کے نام اپنی کتاب تذکرۃ المحدثین میں درج کئے ہیں (۴۴)۔ مگر میں طوالت کے خوف سے یہاں ان کی صرف سات کتابوں کا مختصر تعارف پیش کرتا ہوں۔

۱) التهميد لما في الموطا من المعاني والاسانيد : یہ موطا امام مالک کی عظیم الشان اور شہرۂ آفاق شرح ہے۔ اس کتاب کو حدیث کی عمدہ اور بہترین شروح میں خیال کیا جاتا ہے۔ اسی کی بدولت حافظ ابن عبد البر کو ممتاز محدث اور مالکیہ میں سب سے بلند پایہ محدث اور شارح حدیث قرار دیا گیا۔ علمائے حدیث نے اس شرح کی تعریف و توصیف کی ہے۔ علامہ ابن حزم فرماتے ہیں کہ فقہ و حدیث میں ایسی عمدہ کتاب میری نظر سے نہیں گزری (۴۵)۔ علامہ ابن خلکان لکھتے ہیں کہ حافظ ابن عبد البر سے پہلے کسی نے ایسی عظیم الشان کتاب نہیں لکھی۔ (۴۶)

حضرت شاہ عبد العزیز فرماتے ہیں کہ حافظ ابن عبد البر کی "التهميد" فقہ و حدیث میں نادرۂ روزگار اور روشن ضمیر مجتہدوں کے لئے سرمہ بصیرت ہے۔ مذہب مالکی کے متعلق تنہا یہی کتاب کافی ہے (۴۷)۔ مولانا محمد بن یوسف سورتی اپنے ایک مضمون میں تحریر فرماتے ہیں : شروح حدیث میں ابن عبد البر کی قابل قدر اور بہترین کتاب ہے، جس

کی نظیر اب تک کوئی شرح نہیں لکھی گئی (۲۸)۔ حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی لکھتے ہیں کہ اس کی ترتیب و تصحیح میں حافظ ابن عبد البر نے موطا کے ۱۲ مستند نسخوں سے مدد لی تھی۔ (۲۹)

علمائے حدیث کا اس شرح کے بارے میں متفقہ فیصلہ ہے کہ یہ شرح بڑی محققانہ' مفید' جامع اور معلومات کا ذخیرہ ہے۔ یہ شرح شائع ہو چکی ہے۔ پاکستان میں مکتبہ قدوسیہ لاہور اور مکتبہ الاثریہ سانگلہ ہل کے اشتراک سے ۲۶ جلدوں میں شائع ہوئی ہے۔

۲) **تجرید** : یہ کتاب "التھمید" کا دیباچہ یا مختصر ہے۔ اور ۱۳۵۱ھ میں مکتبہ قدسی قاہرہ سے شائع ہو چکی ہے اور اس کا نام ٹائٹل پر "تجرید التھمید لما فی الموطا من المعانی والاسانید والتقصی لحدیث الموطا و شیوخ مالک" درج ہے۔ حافظ ابن عبد البر نے خود اس کتاب کا تعارف درج ذیل الفاظ میں پیش کیا ہے :

> "تمہید کی طوالت کی وجہ سے ہم نے موطا کی احادیث و سنن کو اس میں علیحدہ جمع کر دیا ہے اور مسند' مرسل' متصل و منقطع کو ممیز کر دیا ہے۔ کیونکہ یہ سب امام مالک کے اتباع کے نزدیک حجت و واجب العمل ہیں۔ پس اس کتاب کو التھمید کا ایک ایسا آسان مدخل (مقدمہ) خیال کرنا چاہئے جس میں امام مالک کے رواۃ کے اصل و ارسال پر مختصراً تنبیہ کی گئی ہے۔ (۳۰)

۳) **کتاب الاستذکار** : اس کا پورا نام "الاستذکار بمذاھب علماء و الامصار فیما تضمنہ الموطا من المعانی الرای والاثار" ہے۔ یہ التھمید کا خلاصہ ہے اور اس کا شمار حافظ ابن عبد البر کی عظیم الشان تصانیف میں ہوتا ہے۔

شروح حدیث میں یہ کتاب بڑی اہم اور مستند خیال کی جاتی ہے۔ حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی اس کے بارے میں فرماتے ہیں :

> "یہ موطا کی بہترین اور عمدہ شرحوں میں ہے' اس کے ابواب کی تنبیق میں بڑی فنی مہارت سے کام لیا گیا ہے اور مختصر ہونے کی وجہ سے نہایت مقبول و متعارف ہے۔ (۳۱)

۱۴۱۶ھ میں مصر سے شائع ہو چکی ہے۔ شیخ الحدیث مولانا محمد علی جانباز مہتمم جامعہ ابراہیمیہ سیالکوٹ کے کتب خانہ میں موجود ہے۔

۴) **التغطابحديث الموطا / التقصي لحديث الموطا** : بعض لوگوں نے ان دونوں کو ایک ہی تصنیف قرار دیا ہے لیکن یہ دو مستقل کتابیں ہیں۔ علامہ سید سلیمان ندوی لکھتے ہیں کہ

> التغطاء موطا کی احادیث مسند و متصل کے انتخاب و ترتیب و بیان سے متعلق ہے اور التقصی موطا کی منقطع، مرسل، منفصل، اور بلاغات کے وصل و رفع اسناد پر مشتمل ہے۔ (۳۲)

صاحب کشف الظنون کے بیان سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے۔ (۳۳)

۵) **جامع بيان العلم و فضله** : یہ علم کی حقیقت، علماء کی فضیلت و عظمت اور ان کے فرائض وغیرہ کے متعلق ایک مفید اور جامع کتاب ہے۔ یہ کتاب ۱۹۲۸ء میں شائع ہوئی تھی۔ احمد بن عمر ازہری نے اس کا مختصر شائع کیا تو مولانا عبدالرزاق ملیح آبادی نے مولانا ابوالکلام آزاد کے ایما پر اس کا اردو ترجمہ کر کے ندوۃ المصنفین دہلی سے شائع کیا تھا۔ اس کے مقدمہ میں انہوں نے اسلام سے پہلے اور بعد کی علمی حالت، اسلام میں علم کی اہمیت اور مسلمانوں کے علم و فن میں اشتغال و انہماک کا ذکر کیا ہے۔ (۳۴)

۶) **الاستيعاب في معرفة الاصحاب** : حافظ ابن عبدالبر کی عظیم الشان اور معرکۃ الآراء کتاب ہے۔ اس کتاب کو بھی بڑی شہرت اور مقبولیت حاصل ہوئی اور یہ کتاب حافظ ابن عبدالبر کی شہرت کا ذریعہ بنی۔ علمائے فن اور اہل سیر نے اس کی بڑی تعریف و توصیف کی ہے۔ اسماء الرجال کے موضوع پر یہ بہترین کتاب ہے۔ اس میں ۳۵۸۵ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے حالات و مناقب بیان کئے گئے ہیں۔

اسماء الرجال میں اس کے علاوہ ابو عبداللہ بن مندہ، ابو نعیم، ابن اثیر اور حافظ ابن حجر کی کتابیں مشہور و متداول ہیں۔

حافظ ابن عبدالبر سے پہلے ابو عبداللہ بن مندہ اور ابو نعیم نے کتابیں لکھیں۔ اور حافظ ابن عبدالبر کے بعد ابن اثیر جزری نے اُسُد الغابۃ تالیف کی اور سب سے آخر میں حافظ ابن حجر نے الاصابہ فی تمییز الصحابہ لکھی، جو اسماء الرجال پر بڑی جامع اور مکمل کتاب ہے۔ حاجی خلیفہ کشف الظنون میں لکھتے ہیں :

جمع فیه ما فی الاستیعاب و ذیله (۳۵)

"جو کچھ استیعاب میں ہے اصابہ اس کی جامع بھی ہے اور اس پر ذیل بھی"۔

حافظ ابن عبد البر اس کی تالیف کے بارے میں فرماتے ہیں :

"کتاب اللہ کی مراد کو واضح کرنے کا اصل ذریعہ اور اس کے بعد سب سے اہم اور مقدس سنن نبویؐ کا علم ہے اور سنت کے حفظ و ضبط میں سب سے زیادہ مفید و معاون چیز رسول اللہ ﷺ کے حواری و صحابہ کی معرفت ہے کیونکہ انہی لوگوں کے نقل و بیان سے سنتیں ہم تک پہنچی ہیں۔ پس یہ لوگ نبی ﷺ اور امت کے درمیان واسطہ ہیں۔ ان کی فضیلت تعدیل اور تزکیہ کا خود اللہ اور رسولؐ نے ذکر کیا ہے۔ (۳۶)

حافظ ابن عبد البر نے اس کتاب کی ابتداء آنحضرت ﷺ کے ذکر سے بطور تبرک کی ہے اور آپ ﷺ کا مختصر مگر جامع تذکرہ لکھا ہے۔

حافظ ابنُ عبد البر نے اس کتاب میں صرف صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے حالات زندگی ہی قلمبند نہیں کئے بلکہ روایات و اسناد پر اصول روایت کے مطابق محققانہ بحث اور کلام بھی کیا ہے۔ خود فرماتے ہیں کہ

"میں نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ناموں اور اہم واقعات کو اس طرح ذکر کیا ہے کہ ان سے واقف ہو جانے کے بعد علم و معرفت حدیث میں بھی پورا درک حاصل ہو سکتا ہے۔ کیونکہ اس میں مرسل و مسند وغیرہ کے متعلق مفید معلومات ہیں۔ (۳۷)

الاستیعاب دو جلدوں میں ۱۲۱۸ھ میں دائرۃ المعارف حیدر آباد دکن سے شائع ہوئی۔ مولانا حسن بن احمد نے اس پر مختصر حواشی رقم فرمائے۔ دونوں جلدوں کے مجموعی صفحات کی تعداد ۸۰۸ ہے جبکہ ۹۶ صفحات فہرست کے ہیں۔ دوسری مرتبہ ۱۳۲۸ھ میں حافظ ابن حجر کے الاصابہ کے حاشیہ پر مصر سے چار جلدوں میں شائع ہوئی۔ (۳۸)

حواشی

(۱) ذہبی، تذکرۃ الحفاظ، ج ۳، ص ۳۲۴ (۲) ابن العماد، شذرات الذہب، ج ۳، ص ۳۱۴

(۳) سمعانی 'کتاب الانساب 'ص ۴۴۷ (۴) شاہ عبدالعزیز 'بستان المحدثین 'ص ۶۹

(۵) ابن خلکان 'تاریخ ابن خلکان 'ج ۳'ص ۴۱۷ (۶) ذہبی 'تذکرۃ الحفاظ 'ج ۳'ص ۳۲۶

(۷) ابن فرحون 'الدیباج المذہب 'ص ۳۵۹

(۸) ذہبی 'تذکرۃ الحفاظ 'ج ۳'ص ۳۲۶۔ ابن فرحون 'الدیباج المذہب 'ص ۳۵۹

(۹) ذہبی 'تذکرۃ الحفاظ 'ج ۳'ص ۳۲۶۔ ابن خلکان 'تاریخ ابن خلکان 'ج ۳'ص ۴۱۸۔ ابن فرحون 'الدیباج المذہب 'ص ۳۵۷۔ شاہ عبدالعزیز 'بستان المحدثین 'ص ۶۹

(۱۰) ابن فرحون 'الدیباج المذہب 'ص ۳۵۷ (۱۱) ابن خلکان 'تاریخ ابن خلکان 'ج ۳'ص ۴۱۸

(۱۲) ذہبی 'تذکرۃ الحفاظ 'ج ۳'ص ۳۲۶ (۱۳) ابن خلکان 'تاریخ ابن خلکان 'ج ۳'ص ۴۱۸

(۱۴) ابن فرحون 'الدیباج المذہب 'ص ۳۵۸ (۱۵) ذہبی 'تذکرۃ الحفاظ 'ج ۳'ص ۳۲۶

(۱۶) شاہ عبدالعزیز 'بستان المحدثین 'ص ۷۰ (۱۷) ذہبی 'تذکرۃ الحفاظ 'ج ۳'ص ۳۲۶

(۱۸) ابن خلکان 'تاریخ ابن خلکان 'ج ۳'ص ۴۱۸ (۱۹) شاہ عبدالعزیز 'بستان المحدثین 'ص ۶۹

(۲۰) ابن فرحون 'الدیباج المذہب 'ص ۳۵۷ (۲۱) ابن خلکان 'تاریخ ابن خلکان 'ج ۳'ص ۴۲۱

(۲۲) ابن خلکان 'تاریخ ابن خلکان 'ج ۳'ص ۴۱۸ (۲۳) ابن کثیر 'البدایہ والنہایہ 'ج ۱۱'ص ۱۰۴

(۲۴) ضیاءالدین اصلاحی 'تذکرۃ المحدثین 'ج ۲'ص ۳۶۹ تا ۳۷۷

(۲۵) ضیاءالدین اصلاحی 'تذکرہ المحدثین 'ج ۲'ص ۳۷۵

(۲۶) تاریخ ابن خلکان 'ج ۳'ص ۴۱۸ (۲۷) شاہ عبدالعزیز 'بستان المحدثین 'ص ۶۹

(۲۸) محمد بن یوسف سورتی 'معارف اعظم گڑھ 'فروری ۱۹۳۲ء

(۲۹) شاہ ولی اللہ 'المصفی شرح موطا 'ص ۷

(۳۰) ابن عبدالبر 'تجرید 'ص ۱۰ '۱۱ (۳۱) شاہ عبدالعزیز 'بستان المحدثین 'ص ۷۰

(۳۲) سید سلیمان ندوی 'حیات امام مالک 'ص ۱۰۴ '۱۰۵

(۳۳) حاجی خلیفہ 'کشف الظنون 'ج ۲'ص ۵۷۲

(۳۴) ضیاءالدین اصلاحی 'تذکرۃ المحدثین 'ج ۲'ص ۹۷۲

(۳۵) حاجی خلیفہ 'کشف الظنون 'ج ۱'ص ۹۳ (۳۶) ابن عبدالبر 'مقدمہ استیعاب 'ص ۱'۹

(۳۷) ابن عبدالبر 'خاتمہ 'ج ۲'ص ۶'۸

(۳۸) ضیاءالدین اصلاحی 'تذکرۃ المحدثین 'ج ۲'ص ۲۸۳